جلد ۲۹ | ۴ احسان ۱۳۲۰ہش | ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۴ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

یہ دن بہت گھبراہٹ اور خطرہ کے دن ہیں

دُعائیں کرو۔ دُعائیں کرو۔ اور دُعائیں کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۱ء مسجد نور)

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ اور اس کی تمام مخلوق میں یہ قاعدہ ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ اس نے ہر ایک مخلوق کو اس کے حالات کے مطابق ایک

بچاؤ کا سامان

دیا ہوا ہے۔ جانوروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض کو اللہ تعالیٰ نے ایسے پنجے دیئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے پر حملہ کرنے والوں سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں بعض کو اس نے ایسی چونچیں دی ہیں۔ جن سے وہ اپنا بچاؤ کر لیتے ہیں۔ بعضوں کو اس نے ڈنک دیئے ہیں۔ جن سے وہ اپنی حفاظت کر لیتے ہیں۔ بعض کی لاتوں میں اس نے اتنی طاقت پیدا کر دی ہے کہ جب کوئی حملہ کرے۔ تو وہ زور سے لات مارتے ہیں۔ بعض کے سر میں ایسی طاقت دی ہے۔ کہ اس سے دشمن کو زیر کر لیتے ہیں۔ یا کم سے کم اپنا دفاع کر لیتے ہیں۔ بعض کو اس نے ایسے چکنے جسم دیئے ہیں۔ کہ ہاتھ سے پکڑا جائے۔ تو فوراً چھوٹ جائیں۔ بعض کو پر دیئے ہیں۔ جن سے وہ ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔ بعض کو پانیوں میں رکھا ہے۔ کہ انسانوں کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ بعض کو اتنا چھوٹا بنایا ہے۔ کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کے پیچھے چھپ کر جان بچا لیتے ہیں۔ پھر بعض ایسے ہیں جو زمین پر چلتے ہیں۔ اور ان کے پاؤں کے نیچے دب جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ان کو اس نے ایسی طرز پر سمٹنے کی طاقت دی ہے۔ کہ پاؤں کے نیچے آ کر بھی وہ زندہ رہتے ہیں۔ بیر بہوٹی کتنا چھوٹا سا کیڑا ہے۔ بچپن میں ہم اس سے کھیلا کرتے تھے۔ اور برسات کے موسم میں بچے بالعموم اس کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسے خدا تعالیٰ نے ایسی سمٹنے کی طاقت دی ہے۔ کہ پکڑنے لگیں تو مردہ کی طرح گر پڑتا ہے۔ اور پاؤں کے نیچے آ کر بھی بچ جاتا ہے۔ چیونٹا کیا چھوٹی سی چیز ہے۔ مگر اس کے مونہہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت دی ہے کہ جب وہ آدمی کو کاٹتا ہے۔ تو قوی سے قوی آدمی بھی بلبلا اٹھتا ہے۔ اس کے مونہہ میں ایسی طاقت ہے۔ کہ جب وہ کسی کو کاٹے۔ تو انسانی جسم سے اس کا چھڑانا قریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

مجھے بچپن کا اپنا ہی ایک واقعہ

یاد ہے۔ میری عمر کوئی پانچ چھ سال کی ہوگی۔ میرے ہاتھ میں مٹھائی تھی غالباً پیڑا تھا۔ جو میں کھا رہا تھا۔ کوئی شخص ہماری ڈیوڑھی کے آگے جانور ذبح کر رہا تھا۔ اور بچے وہاں بیٹھ کر دیکھ رہے تھے۔ میں بھی وہاں بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ اور ساتھ ساتھ مٹھائی بھی کھاتا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ کہیں نیچا کیا۔ اور کوئی چیونٹا چڑھ گیا۔ جب میں نے بغیر دیکھے مٹھائی کو مونہہ میں ڈالنا چاہا۔ تو اس نے میرے ہونٹ پر کاٹ لیا۔ جو شخص جانور ذبح کر رہا تھا۔ اس نے اسے چھڑانے کی بہت کوشش کی۔ مگر اس نے نہ چھوڑا اور آخر اس نے چھُری کے ساتھ اسے کاٹ دیا۔ گویا وہ مر کر وہاں سے چھوٹا۔

تو دیکھو۔ کتنا چھوٹا سا کیڑا ہے مگر اس کی بھی

حفاظت کا سامان

اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا ہے۔ گھونگا کتنا نازک ہوتا ہے۔ اس کے ننگے جسم پر پاؤں پڑ جائے۔ تو فوراً مر جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک سخت خول بنا دیا ہے جس کے اندر وہ چھپ جاتا ہے۔ مچھلی کتنا نازک جانور ہے۔ مگر دیکھو اللہ تعالیٰ نے اسے کیسا سخت کانٹا دیا ہے۔ جب وہ کانٹا مارتی ہے۔ تو بڑے سے بڑا آدمی بلبلا اٹھتا ہے۔ بلّی گھریلو جانور ہے۔ مگر عورتیں اور بچے بالعموم اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کہ کہیں آنکھیں نہ نوچ لے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے چھلانگ لگانے کی طاقت اور تیز پنجے دیئے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ احسان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج حرارت ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی بخار ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ؛

مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب مبلغین واپس آگئے ہیں ؛

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر ایک ماہ کے لئے رام پور تشریف لے گئے ہیں ؛

اور جب وہ چھلانگ لگا کر کسی پر حملہ کرے۔ تو وہ اپنا بچاؤ نہیں کرسکتا۔ بیٹر تلیر وغیرہ کیسے چھوٹے چھوٹے پرندے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص انہیں پنجرے سے نکالنے لگے۔ اور وہ چونچ ماریں تو آدمی گھبرا کر ہاتھ باہر کھینچ لیتا ہے ؛

تو کوئی چیز ایسی نہیں جس کی حفاظت کا سامان اللہ تعالےٰ نے نہ کیا ہو۔ انسان ہی ایک ہے جس کی

حفاظت کا کوئی ظاہری سامان نہیں

یعنی اسے نہ تو اللہ تعالےٰ نے ویسے ہاتھ دیئے ہیں۔ جیسے بعض جانوروں کو پنجے۔ نہ ویسے ہونٹ دیئے ہیں۔ جیسے بعض کو چونچ۔ نہ ویسی لاتیں دی ہیں جیسی دوڑ کر جان بچانے والے جانوروں کو دی ہیں۔ نہ اس کا قد اتنا چھوٹا بنایا ہے کہ وہ چھپ کر اپنا بچاؤ کرسکے۔ نہ پر دیئے ہیں کہ ہوا میں اڑ جائے۔ اور نہ اسے پانی کے نیچے رہنے والا بنایا ہے کہ اس کی سطح کے نیچے چھپ جائے۔ سب سے ننگا وجود یہی ہے۔ اور سب سے ننگا رہنے کا حکم اسے ہی دیا گیا ہے۔ اسے سطح زمین پر رہنے کا حکم ہے اور قانون قدرت ہی ایسا ہے کہ اس کی صحت کے لئے جو سامان ہیں مثلاً سورج اور ہوا وغیرہ یہ بھی سطح زمین پر رہنے سے ہی وابستہ ہیں۔ سانپ اور گھسیں وغیرہ کئی ایسے جانور ہیں جو چھ چھ ماہ تک زمین کے نیچے ہوا اور پانی کے بغیر رہتے ہیں۔ مگر انسان تین دن بھی ایسی جگہ نہیں رہ سکتا۔ مچھلی پانی میں بہت لمبا غوطہ لگا سکتی ہے۔ پرندے ہوا میں کس طرح اڑتے ہیں۔ مگر انسان نہ زمین کے نیچے رہ سکتا ہے۔ نہ پانی میں دیر تک غوطہ لگا سکتا ہے۔ اور نہ ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ اس کی حفاظت کا سامان اللہ تعالےٰ نے اس کے دماغ میں رکھا ہے۔ اور یہ

دماغ سے کام لے کر

چونچوں اور پنجوں کی جگہ مچھلی کے کانٹے کی جگہ ہاتھی کے سونڈ کی جگہ گھوڑے اور گدھے کے کھر کی جگہ تلوار نکالتا ہے۔ نیزے اور خود استعمال کرتا ہے اور گھونگے کے خول کی بجائے زرہ بکتر پہنتا ہے۔ توپیں۔ بندوقیں۔ مشین گنیں بم اور ہوائی جہاز کام میں لاتا ہے۔ اور ان ذرائع سے اپنی حفاظت کرتا ہے مگر انسانی تمدن ایسا ہے۔ کہ باوجودیکہ ایسی ایجادات کی قابلیت اللہ تعالےٰ نے اس کے دماغ میں رکھی ہے۔ پھر بھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ کچھ حصہ مخلوق کا ان چیزوں سے محروم کر دیا جاتا ہے

یہ محکوم قومیں

ہوتی ہیں۔ جن کو حاکم اقوام بندوق، توپ تفنگ اور دیگر آلات حرب رکھنے سے روک دیتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو انسان کو بغیر سامان حفاظت کے بنا کر بتایا ہے۔ کہ اسے اپنی حفاظت کے لئے بیرونی سامان درکار ہیں۔ مگر غالب حکومتیں حکم دیتی ہیں۔ کہ محکوم قوم کو ان سامانوں کے اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں۔ مثلاً بندوقوں کی اجازت نہیں توپوں کی اجازت نہیں یا مثلاً یہ ہوائی جہازوں کا زمانہ ہے۔ ان کی اجازت نہیں۔ غرض ہر زمانہ کے لحاظ سے جو سامان حفاظت کے ہیں۔ حاکم اقوام محکوم اقوام کو ان سے محروم کر دیتی ہیں۔ اور وہ کوئی بھی سامان اپنی حفاظت کا نہیں رکھ سکتیں۔ اس لئے سوال یہ ہے کہ پھر ایسے لوگوں اور ایسی

قوموں کی حفاظت کا کیا ذریعہ

ہے۔ وہ خدا جس نے گھونگے کی حفاظت کے لئے خول دیا ہے۔ طوطے کو کاٹنے والی چونچ دی ہے۔ مرغی بیٹر اور تلیر تک کو چونچ دی ہے۔ جس نے بلی کو تیز ناخن اور کودنے کی طاقت دی ہے۔ جس نے مچھلی کو پانی کی سطح کے نیچے چھپا دیا ہے۔ اور پرندوں کو ہوا میں اڑنے کے لئے پر بخشے ہیں۔ اسی نے بے شک انسان کو دماغی قابلیت دی ہے۔ مگر اس کے نتیجہ میں ایسی قومیں بھی ہیں۔ جنہوں نے دماغی طاقتوں سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ اور بعض دوسری قوموں کو محروم کر دیا۔ دنیا میں باقی جو جاندار ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی بحیثیت

قوم کوئی حفاظت کے سامان سے محروم

نہیں کرسکتا۔ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ میں یہ طاقت نہیں۔ کہ حکم دے سکے۔ کہ آئندہ کے لئے کبوتروں یا چڑیوں کے پر نہیں ہوں گے۔ یا یہ کہ آئندہ مچھلیاں پانیوں میں نہیں رہیں گی یا سانپ اور گھسیں زمین کے نیچے نہ رہ سکیں گے۔ دنیا کی کوئی حکومت یہ فیصلہ نہیں کرسکتی۔ کہ بلیوں کے پنجے نہیں ہوں گے۔ مگر دنیا میں ایسے انسان ضرور ہیں جو دوسرے انسانوں کو ان کی حفاظت کے سامانوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس لئے سوال یہ ہے کہ جب ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ قوموں کی قومیں حفاظت کے ظاہری سامان کے استعمال سے محروم کی جاسکتی ہیں۔ تو

ایسے لوگ کیا کریں

اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ کوؤں تلیروں بٹیروں اور کبوتروں کی حفاظت کے سامان تو ہیں۔ سانپ اور بچھو کے بچاؤ کے سامان قدرت نے رکھے ہیں۔ مگر انسان کو ایسا بنایا ہے۔ کہ اس کے ایک طبقہ کو حفاظت کے سامانوں سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ مگر کیا اللہ تعالےٰ ایسا کرسکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور پھر اسے حفاظت کے سامانوں سے محروم کر دیا ہو۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ بے انصاف نہیں۔ اس نے ہر قوم کی حفاظت اور ترقی کے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ جب یہ ممکن ہے کہ بعض قومیں دوسری قوموں کو ان سامانوں سے محروم کر دیں۔ تو پھر ان کی حفاظت کا کیا سامان ہے۔

قرآن کریم نے ایسے لوگوں کی حفاظت کا سامان

بھی بتایا۔ چنانچہ فرمایا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی و لیومنوابی لعلھم یرشدون

غالب اقوام کمزوروں کو حفاظت کے سامانوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ اور ان کو دبا لیتی ہیں۔ نہتا کر دیتی ہیں۔ گویا ان کے پر کاٹ دیتی ہیں۔ اور یہ افراد کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ اور قوموں اور ملکوں کے ساتھ بھی۔ جانوروں کے ساتھ کوئی یہ سلوک نہیں کرسکتا۔ یہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی دس بیس یا سو پچاس کبوتروں کے پر کاٹ دے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ جو مچھلی پکڑی جائے۔ اس کے کانٹے اڑا دیئے جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جو سانپ پکڑا جائے۔ اس کی کچلیاں توڑ دی جائیں۔ مگر یہ ممکن نہیں۔

کہ کسی ملک کے سارے کبوتروں کے پر کاٹے جا سکیں۔ کسی ملک کے پانیوں میں رہنے والی سب مچھلیوں کے کانٹے اڑا دیئے جائیں۔ اور کسی ملک کے سارے سانپوں کو زہر کی تھیلیوں سے محروم کر دیا جائے۔ مگر انسانوں کے متعلق یہ ممکن ہے۔ اس لئے اس کے واسطے اللہ تعالے نے علیحدہ طاقت بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ جب ایسی حالت ہو تو اس وقت ایسے لوگوں کی توپ۔ بندوق بم مشین گن اور ہوائی جہاز دعا ہے۔

دعا ہی ایسے وقت میں

اس کا ہتھیار بن جاتا ہے۔ وہی اس کی حفاظت کا سامان بن جاتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ یعنی کون ہے۔ جو مضطر اور بے بس کی دعا کو سنتا ہے۔ جس کی حفاظت کے سارے سامان اس سے چھین لئے جاتے ہیں اس کی آواز کو کون سنتا ہے؟ فرمایا اللہ۔ فرمایا ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں دنیا کے ظلموں سے تنگ آجاتی ہیں۔ اور گھبرا کر پکارتی ہیں۔ کہ متیٰ نصر اللہ یعنی ہمارے سامان جاتے رہے ہیں ہمارے ہتھیار چھین لئے گئے ہیں۔ اب

خدا تعالےٰ کی مدد

ہماری نصرت کب کرے گی۔ اب خدا تعالےٰ کہاں ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب یہ آواز انسان کے دل سے نکلتی ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الا ان نصر اللہ قریب۔ یعنی سن لو۔ کہ اللہ تعالےٰ کی مدد قریب آپہنچی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انسانی نسل بعض اوقات ان سامانوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ جو بظاہر حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ مگر اس وقت ان کے لئے دعا کا ہتھیار ہوتا ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کے قیام میں اللہ تعالےٰ کو چونکہ قدرت نمائی مقصود ہوتی ہے۔ اور وہ چونکہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ میں نے ہی انہیں قائم کیا ہے۔ میں ہی ان کی حفاظت کرونگا اس لئے وہ ان کو ظاہری سامانوں

سے محروم کر دیتا ہے۔ تا وہ ایک ہی ہتھیار کو سامنے رکھیں۔ یعنی

خدا تعالےٰ کی امداد کا ہتھیار۔

ہماری جماعت بھی اللہ تعالےٰ کے نبی اور مامور کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔ اس لئے سنت اللہ کے مطابق خاص طور پر کمزور ہے۔ بے شک ہندوستان میں

باقی قومیں

بھی ظاہری ہتھیاروں سے محروم ہیں۔ ہندو سکھ۔ دوسرے مسلمان کسی کو بھی اجازت نہیں۔ لیکن پھر بھی ان کو ایک اور ہتھیار حاصل ہے۔ یعنی جتھہ کا ہتھیار۔ مگر ہم اس سے بھی محروم ہیں ان کے بڑے بڑے جتھے ہیں۔ اور حکومت کو ان کو خوش رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری حکومتیں بھی ان کو خوش رکھنا چاہتی ہیں۔ مگر

ہمارا کوئی جتھہ بھی نہیں

اور اس لئے ہمیں خوش رکھنے کی کسی کو بھی ضرورت نہیں:۔

کہتے ہیں کسی بیل کے سینگ پر کوئی مچھر بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد خود ہی کہنے لگا۔ کہ میاں بیل میں تمہارے سینگ پر بیٹھا ہوں۔ اگر تمہیں تکلیف محسوس ہوئی ہو۔ تو اڑ جاؤں۔ بیل نے کہا۔ مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں لگا۔ کہ تم بیٹھے کب ہو۔ یہی حالت ہماری ہے۔ ہمارا کھڑا ہونا۔ اور بیٹھنا کسی کو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ہمارا جتھہ کوئی نہیں۔ دنیا جس چیز کا ادب و احترام کرتی ہے۔ وہ ہمارے پاس نہیں۔ دنیا میں یا تو طاقت اور قوت کا احترام کیا جاتا ہے۔ اور یا پھر جتھوں کا۔ جتھے والی قومیں بھی جب کھڑی ہو جائیں۔ تو حکومت کے لئے مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر ہمارے پاس تو یہ بھی نہیں اس لئے

ہمارا ہتھیار صرف دعاؤں کا ہی ہتھیار ہے

اور ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے ہمارا واحد ہتھیار دعا ہے۔ اور جس

شخص کے پاس ایک ہی ہتھیار ہو۔ وہ اگر اسے بھی پھینک دے۔ تو اس سے زیادہ بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے:۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ خذوا حذرکم یعنی اپنے ہتھیار ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرو۔ جن کے پاس تلواریں اور بندوقیں ہیں۔ ان کو تلواریں اور بندوقیں اپنے پاس رکھنے کا حکم ہے۔ لیکن جن کے پاس یہ نہیں۔ ان کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ

ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہیں

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ہتھیار اسی صورت میں مفید ہوتا ہے۔ جب اسے استعمال کیا جائے۔ کسی شخص کے پاس اگر اچھی سے اچھی تلوار ہو۔ لیکن وہ اسے دور پھینک دے۔ اور دشمن حملہ کرے تو وہ تلوار اسے کیا فائدہ دے سکتی ہے۔ کسی کے پاس بہت اعلےٰ بندوق ہو۔ لیکن وہ غلافوں میں بند گھر میں پڑی ہو۔ اور ڈاکو اسے جنگل میں گھیر لیں۔ تو وہ بندوق اس کے کس کام کی۔ اسی طرح کسی کے پاس توپیں۔ اور ہوائی جہاز بھی ہوں۔ لیکن وہ صندوقوں میں بند ہوں۔ اور ان کو استعمال میں نہ لایا جائے۔ تو ان کا کیا فائدہ:۔

اسی طرح دعا گو ایک زبردست ہتھیار ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مانگی جائے۔ جس طرح تلوار بندوق۔ توپ وغیرہ ہتھیاروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو استعمال کیا جائے۔ جس طرح بم اس وقت مفید ہو سکتے ہیں۔ جب وہ دشمن پر پھینکے جائیں۔ اسی طرح دعا بھی اسی وقت کام دے سکتی ہے۔ جب وہ مانگی جائے۔ صرف مونہہ سے کہتے رہنا کہ ہمارے پاس دعا کا ہتھیار ہے۔ کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ

رات دن دعاؤں میں لگے رہیں

یہ دن بہت نازک ہیں۔ ایسے نازک کہ اس سے زیادہ نازک دن دنیا پر پہلے کبھی نہیں

آئے۔ اور پھر ہمارے جیسی نہتی اور کمزور قوم کے لئے تو یہ بہت ہی نازک ہیں۔ ایک جہاز بھی اگر آکر بم پھینکے۔ تو ہم تو اس کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیا ہم اس پر غور کریں گے۔ موجودہ جنگ کی

تباہی و بربادی کا ایک نیا پہلو

ہمارے سامنے آیا ہے۔ یعنی ہلگریڈ کی بربادی۔ کئی لاکھ کی آبادی کا شہر ۲۴۔ گھنٹوں کے اندر اندر تباہ ہو گیا۔ اور وہاں سوائے لاشوں اور اینٹوں کے ڈھیروں کے کچھ نظر نہیں آتا۔ ایک بچہ کسی سوراخ سے سر نکال کر دیکھتا ہے کہ میرے ماں باپ کہاں ہیں۔ مگر اسے ہر طرف سوائے اینٹوں کے ڈھیر کے کچھ نظر نہیں آتا۔ عورتیں جھانکتی ہیں۔ کہ ہمارے خاوند یا باپ یا بھائی کہاں ہیں۔ مگر سوائے تباہ شدہ مکانوں اور عمارتوں کے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ میلوں میں آباد شہر اب سوائے کھنڈرات کے کچھ نہیں۔ اس زمانہ میں

انسان کی طاقت مقابلہ کی حیثیت

ہی کیا رہ گئی ہے۔ اور جب لاکھوں انسانوں کی آبادیوں والے شہر اس طرح اڑ سکتے ہیں۔ تو گاؤں کا ذکر ہی کیا؟ ایسے ایسے بم ایجاد ہو چکے ہیں۔ جو دو دو سو۔ بلکہ چار چار سو گز تک مار کر جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اتنے بڑے گاؤں کتنے ہیں۔ بالعموم ایسے چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں۔ کہ ایک ایک بم سے اڑ جائیں۔ نہ کسی انسان کا پتہ لگے۔ اور نہ کوئی جانور باقی رہے:۔

پس یہ ایسے خطرناک حالات ہیں۔ کہ اب بھی جو شخص اس واحد ہتھیار کو جو ہمارے پاس ہے۔ استعمال نہ کرے۔ اس سے زیادہ غافل کون ہو سکتا ہے۔ پس دن رات یہی فکر رہنا چاہیئے۔ دل پر ایسا بوجھ ہو۔ کہ

اضطرار کی حالت طاری

ہو جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری دعاؤں کو سن لے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ کہ غفلت اور سنگدلی اس حد تک پہونچ چکی ہے۔ کہ بعض لوگ ایسے مزے لے لے کر جنگ کی خبریں بیان کرتے ہیں۔

کہ گویا دنیا پر کوئی آفت آئی ہی نہیں بڑے مزے سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں شہر پر یوں حملہ ہوا۔ اور فلاں جگہ اس طرح لوگ مارے گئے۔ ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جو مارے جاتے ہیں وہ بھی کسی کے باپ ہیں۔ کسی کے بیٹے ہیں اور کسی کے بھائی ہیں۔ کوئی اپنے پیچھے روتی ہوئی بیوہ۔ کوئی ماں اور کوئی یتیم بچے چھوڑ رہا ہے۔ ان حالات میں ان خبروں کو پڑھتے ہوئے تو یوں محسوس ہونا چاہیئے۔ کہ گویا

کسی قریبی رشتہ دار کی لاش

پر انسان کھڑا ہو۔ یہ گریہ وزاری کرنے کے دن ہیں۔ ایسی گریہ وزاری جو عرش الٰہی کو ہلا دے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اور اگر زندہ خدا کی موجودگی میں ہم ان بلاؤں سے بچنے کی کوشش نہ کریں۔ تو ہم سے زیادہ غافل کون ہو سکتا ہے۔ دنیا کو اپنے اسباب اور جنگ کے سامانوں یعنی توپوں مشین گنوں اور ہوائی جہازوں پر بھروسہ ہے۔ مگر ہمارا بھروسہ صرف اللہ تعالےٰ پر ہے۔ وہ لوگ ان سامانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ انگلستان کیا اور جرمنی کیا۔ جاپان کیا۔ اور امریکہ کیا۔ سب مرد اور عورتیں دن اور رات بم۔ توپیں، ہوائی جہاز اور دوسرے سامان جنگ بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارا کام یہ ہے۔ کہ ہم

خدا تعالےٰ کے فضلوں کے بنانے

میں لگ جائیں۔ جس طرح وہ لوگ دن رات چھوٹے بھی اور بڑے بھی یہ سامان بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی سب کے سب رات اور دن خدا تعالےٰ سے دُعائیں مانگنے میں لگ جائیں۔ کیونکہ جب تک مقابلہ کے سامان ویسے ہی زبردست نہ ہوں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہر دُعا توپ و بندوق کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ضروری ہے کہ دُعا بھی اتنی ہی شاندار ہو جتنے سامانِ جنگ ہیں۔ جس طرح ان سامانوں کے بنانے میں ان لوگوں کا زور لگ رہا ہے۔ اسی طرح دعائیں کرنے میں ہمیں زور لگانا چاہیئے تا اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کی ان چیزوں سے حفاظت کرے۔ یاد رکھو کہ

ہم پر بہت بڑی ذمہ داری

ہے۔ اللہ تعالےٰ کی مقدس امانت اور اس کے تازہ شعائر ہماری حفاظت میں ہیں۔ ہم کس طرح ان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے مقابر پر ایک بھی بم گرے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور ان کو کیسے بچا سکتے ہیں۔ ہم اسی وقت حفاظت کر سکتے ہیں۔ جب ہم آسمان پر ان سے بہت زیادہ سخت بم بنانے میں لگ جائیں۔ وہ طیارے وہ بحری اور ہوائی جہاز اور وہ گولہ بارود تیار کریں۔ جو ان بموں۔ توپوں۔ جہازوں اور گولوں کو اڑا کر پھینک دیں۔ اور یہ چیزیں ہم

آسمان پر دُعاؤں کے ذریعہ

ہی تیار کر سکتے ہیں۔ اور دعائیں بھی وہ جو رات اور دن گھبراہٹ۔ کرب اور اضطراب سے کی جائیں۔ اور جو اسی کوشش اور التزام سے کی جائیں جس طرح دوسرے لوگ سامان تیار کرتے ہیں۔ جب تک ہماری یہ حالت نہ ہو۔ مقابلہ میں کامیابی کی امید فضول ہے۔ ان دنوں کو غفلت میں نہ گزارو خبریں پڑھو تو چاہیئے کہ تمہارے دل کانپ جائیں۔ اور ان سے عبرت حاصل کرو۔ اس طرح نہ ہو۔ جس طرح قرآن کریم میں ہے۔ کہ کافر لوگ۔ جب عبرت کے سامان دیکھتے ہیں۔ تو اندھوں کی طرح ان پر سے گزر جاتے ہیں چاہیئے کہ

رات دن گریہ وزاری میں گزریں

آج وہ زمانہ نہیں کہ ہنسو زیادہ اور رؤو کم انسان کو چاہیئے۔ کہ آج رونے زیادہ اور ہنسے کم۔ بلکہ چاہیئے کہ انسان روئے ہی روئے اور ہنسی اس کے لبوں پر بہت ہی کم آئے۔ تا آسمان سے وہ سامان پیدا ہوں۔ جو ہماری بھی اور دوسرے لوگوں کی بھی کہ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ان تباہ کن سامانوں سے حفاظت کر سکیں۔ ذرا غور کرو۔ کہ ایک منٹ میں آکر گولہ لگتا ہے یا مائن پھٹتی ہے۔ اور چشم زدن میں ہزار دو ہزار انسان سمندر کی تہ میں پہونچ کر مچھلیوں کی خوراک بن رہے ہوتے ہیں۔ اگر انسان کو کہیں ایک لاش بھی باہر پڑی ہوئی مل جائے تو دل دہل جاتا ہے۔ مگر یہاں تو

ہزاروں لاشیں روزانہ سمندر میں غرق

ہو رہی ہیں۔ انگریزی بحری جہازوں کے ڈوبنے کی اوسط ہفتہ وار ساٹھ ہزار ٹن ہے۔ اور بعض دفعہ تو دو لاکھ بیس ہزار ٹن تک بھی جہاز ڈوبے ہیں۔ یہ جہاز جو کراچی اور بمبئی وغیرہ میں چلتے ہیں۔ عام طور پر چودہ پندرہ سو ٹن کے ہوتے ہیں۔ اور یہ عام طور پر سامان لے جانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں چار پانسو سواریاں ہوتی ہیں۔ پس ساٹھ ہزار ٹن جہازوں کے غرق ہونے کے معنی یہ ہوئے کہ چھ ہزار جانیں ہر ہفتہ سمندر کی تہ میں پہنچ جاتی ہیں۔ اتنے برطانوی لوگ گویا ہر ہفتہ ڈوبتے ہیں۔ گو ان میں سے بہت سے بچا لئے جاتے ہیں۔ مگر وہ امید نہیں چھوڑتے۔ پھر کتنے افسوس کا مقام ہوگا۔ اگر ہم جو زندہ قوم ہیں امید چھوڑ دیں۔ پس

بہت گریہ وزاری کرو

یہ مت سمجھو کہ ہم آرام سے ہیں۔ ایک زمیندار جو اپنی زمین میں ہل چلاتا ہے۔ یہ مت سمجھے۔ کہ مجھ تک کون پہونچ سکتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ ہل ہی میری دُنیا ہے۔ باقی دنیا سے مجھے کیا سروکار۔ بموں نے اب دور و نزدیک کا سوال ہی نہیں رہنے دیا۔ کیا پتہ کہ کل اس کا ہل سلامت رہ سکے یا نہ۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل اس کے ماں باپ اور بیوی بچے اس کی آنکھوں کے سامنے زخمی نہ پڑے ہوں گے۔ پس دعائیں کرو۔ دعائیں کرو اور دعائیں کرو۔ اور جنگ کی خبروں کو ہنسی سے نہ پڑھو۔ بلکہ اگر کوئی اس طرح پڑھے تو اسے کہو۔ کہ تو کیسا

سنگدل اور غافل

ہے۔ خود بھی دعائیں کرو۔ اور اسے بھی تحریک کرو۔ اور اتنی دُعائیں کرو۔ کہ عرش الٰہی ہل جائے اور خدا تعالےٰ کا فضل دُنیا کو بھی اور ہمیں بھی بچا لے بے شک یہ عبرت کے سامان ہیں۔ جن سے لوگوں کو ہدایت ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالےٰ چاہے تو وُہ دنیا کو تباہ کئے بغیر بھی ہدایت دے سکتا ہے۔ پس آج میں یہ باتیں واضح طور پر بیان کرکے

اپنی ذمہ واری سے سبکدوش

ہوتا ہوں۔ گو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ پھر کبھی نہ کہوں گا۔ مگر آج میں نے وضاحت سے بتا دیا ہے۔ کہ یہ دن بہت گھبراہٹ اور خطرہ کے دن ہیں۔ ان کو رو رو کر گزارو۔ اور ایسا اضطراب تمہارے اندر ہونا چاہیئے۔ کہ کھانا کھانا مشکل ہو جائے۔ اور پانی حلق میں پھنسے اور نیندیں حرام ہو جائیں۔ اور تم سے ایسا اضطرار ظاہر ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ فیصلہ کر دے۔ کہ اس

مومن کے اضطرار نے میرے عرش کو ہلا دیا ہے

اور وُہ اپنے عرش کو تسکین دینے اور ٹھہرانے کے لئے دنیا پر رحم فرمائے۔

خطبۂ ثانی میں فرمایا۔ یوں تو میرا ارادہ پہلے ہی اس مضمون پر بیان کرنے کا تھا۔ مگر جب میں آ رہا تھا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایک احمدی جو فوج میں ڈاکٹر تھا۔ جہاز میں جا رہا تھا۔ کہ تارپیڈو لگنے سے جہاز ڈوب گیا۔ اور وُہ بھی اور دُوسرے سب جہازی بھی غرق ہو گئے۔ اور ہمیں کیا خبر کہ اور کتنے احمدی جو ہمارے لئے بچوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ کہاں کہاں ان کی

لاشیں سمندر کے نیچے

پڑی مچھلیوں کی خوراک بن رہی ہیں۔ اور ان باتوں کو دیکھتے ہوئے بھی اگر ہم چُست نہ ہوں۔ تو پھر اور کونسا وقت آئے گا۔

(بعد میں معلوم ہوا کہ اس احمدی ڈاکٹر کے متعلق خبر غلط تھی۔ الحمد للہ کہ وہ صحیح سلامت ہیں)

حضرت سلطان القلم علیہ السلام کا طرز نگارش جاری کیا جائے

عشق و محبت کے تعلق میں کچھ اتنی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے۔ کہ محبوب کی ہر حرکت دلکش اور پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس پاکیزہ جذبۂ محبت کی بہترین مثال ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں ملتی ہے۔ جن کے قلوب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے۔ وہ دن رات آستانہ نبوی پر گرے رہتے اور اپنے مقدس آقا کی ایک ایک حرکت کا بغور مطالعہ کرتے۔ اور اسے اپنے لئے مشعل راہ بناتے۔ بس یہی ان کا محبوب ترین کام تھا۔ جسے وہ نجات اخروی کا بہترین ضامن اور اپنی زندگی کا معراج تصور کرتے تھے۔ یہی پاکیزہ جذبۂ محبت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی کام کرتا نظر آتا ہے۔ انہوں نے بھی زندگی۔ زندگی کی بہترین امیدوں اور شاندار امنگوں کو اپنے محبوب آقا ومطاع کے قرب اور صحبت پر قربان کر ڈالا

ہم لوگ جو احمدی کہلاتے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ صحابہؓ کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے بزرگوں کے لئے ایسا بےنظیر جذبہ محبت و عقیدت پیدا کریں۔ جو ہمیں ان کے نقش قدم پر گامزن ہونے پر مجبور کر دے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں منطق اور فلسفہ کی موشگافیوں سے کامیاب نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ ان کی ساری کامیابیوں اور کامرانیوں کے عقب میں یہی پاکیزہ جذبہ عقیدت و محبت کام کر رہا ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سیدی ومولائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے "سلطان القلم" کے خطاب سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام اپنے زمانہ کے بہترین نثار اور صاحب طرز ادیب بھی تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے قلم کو ایسی طاقت اور قوت بخشی تھی۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا معترف تھا۔ اسّی کے قریب کتب آپ کے قلم سے نکلیں۔ جن میں سے ایک ایک کتاب ادیان باطلہ کے مقابل پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے اعتبار سے ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن مقام افسوس ہے۔ کہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے حضور کے طرز نگارش کو رائج کرنے کی بہت کم کوشش کی ہے۔

بلاشبہ وقت اور زمانہ کی ضروریات کے ساتھ ساتھ زبان اردو میں بہ سرعت تبدیلی ہو رہی ہے جسے ہم کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لیکن حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے کلام میں یقیناً بہت سے ایسے الفاظ اور محاورات موجود ہیں۔ جن کی آج بھی زبان اردو کو ضرورت ہے۔ اور جو علمی ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہو سکتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ احمدی اہل قلم احباب غیروں کی طرز تحریر کی پیروی کرتے پھریں۔ حضرت سلطان القلم کی کتب علم و ادب کی ترقی کے لئے ایک وسیع میدان ہمارے سامنے رکھ دیتی ہیں جس میں سے ہم موقع اور محل کے مطابق ہر قسم کے موزوں اور خوبصورت الفاظ اور فقرات حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ محاورات بلاشبہ اردو کی خوبیوں میں اضافہ کرنے۔ اور اسے خوبصورت بنانے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہم حضرت اقدسؑ کے استعمال فرمودہ الفاظ سے برکت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور علم ادب کی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہر احمدی کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اردو ادب خواہ کتنا بھی ترقی کر جائے۔ وہ حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے طرز نگارش سے یقیناً بےنیاز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ طرز تحریر احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ قیامت تک اپنی مستقل اور شاندار حیثیت میں قائم و برقرار رہے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال فرمودہ موزوں فقرات اور الفاظ کو حضور کی تحریرات میں سے نکالنا کافی وقت اور محنت چاہتا ہے۔ سردست میں اپنے ذوق کے مطابق حضورؑ کے ایک چھوٹے سے رسالہ "فتح اسلام" میں سے چند فقرات اور الفاظ ہدیۂ احباب کرتا ہوں۔ جنہیں ہم بڑی آسانی سے اپنی تحریروں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر احباب نے پسند فرمایا۔ تو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اس قسم کے الفاظ کی فہرست پیش کرتا رہوں گا۔

(۱) **محبی اخویم۔ محبی فی اللہ**:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر اوقات اپنے خدام اور احباب کے نام کے ساتھ محبی اخویم یا محبی فی اللہ لکھا کرتے تھے محبی اخویم کے معنے ہیں "مجھ سے محبت کرنے والے ہمارے بھائی"۔ محبی فی اللہ کے معنے ہیں۔ "اللہ تعالےٰ کی خاطر مجھ سے محبت کرنے والے"۔ یہ الفاظ اسلام کی اس عالمگیر اخوت محبت اور مساوات کے مظہر ہیں۔ جو حضرت اقدس اپنے سچے متبعین میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کا نام لیتے وقت ان الفاظ کا استعمال کریں۔

(۲) **ربّ جلیل**۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں۔ خدا تعالےٰ کا الہام۔ اور ربّ جلیل کا کلام ہے"۔ (فتح اسلام ص۱۲)

(۳) **آسمانی سیف اللہ**:۔ "اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کر دے گی"۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تاریخی فقرہ جو ہر احمدی کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ یہ ہے "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی۔ اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"۔ (فتح اسلام ص۱۶)

(۵) **آثار باقیہ**:۔ "اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثار باقیہ ہو"۔

(۶) "اس اصلاحی کارخانہ کی۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نکلا ہے۔ اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے"۔ (ص۴۴)

(۷) جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔ "اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!"

(۸) **حصن حصین**:۔ "اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں"۔ (ص۵۴)

(۹) **کلام عزیز**:۔ وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔ "لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا"۔

(۱۰) **"زندہ خدا"۔ "زندہ رسول"**:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے پیشکردہ خدا کے متعلق "زندہ خدا" اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق "زندہ نبی" کی اصطلاحیں جاری فرمائی ہیں "ہمارا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ وہ اب بھی بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا"۔ (الوصیت)

بالآخر تمام احمدی اہل قلم احباب کو صدائے عام ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ذوق کے مطابق حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے کلام میں سے الفاظ اور فقرات منتخب کر کے انہیں خود بھی استعمال کریں۔ اور جماعت میں بھی رائج کرنے کی کوشش کریں۔

خاکسار:۔ خورشید احمد بھاٹی گیٹ لاہور

موجودہ جنگ میں انگریزوں سے تعاون

نیروبی - ۷ر مئی ۱۹۴۱ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ ۴ر اپریل جو ۱۱ر اپریل کے "الفضل" میں شائع ہوًا ہے اب یہاں پہنچا ہے - اس پر جماعت احمدیہ نیروبی نے مندرجہ ذیل عرضداشت اپنے مقدس آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کیلئے مرتب کی ہے -

"ہم سب نے حضور انور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر اپریل ۱۹۴۱ء جو "الفضل" میں چھپا ہے - گوش ہوش سے سُن لیا ہے - ہم حضور کے غلامان نیروبی نہایت ادب سے عرض پرداز ہیں - کہ جب ہم نے حضور کی بیعت کی ہے - اور ہم آپ کو برحق خلیفۂ موعود مان چکے ہیں - تو اب ہمارے سب اجتہادات اور خیالات جو حضور کے ارشادات کے ذرہ بھر بھی خلاف ہوں ردّی کی ٹوکری میں پھینکے جانے کے قابل ہیں - ہمارا اپنا علم یا اجتہاد کیا حیثیت رکھتا ہے - اور ہماری بساط ہی کیا ہے بمقابلہ حضور کے - جو خدا تعالےٰ کے الہام کے مطابق ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کئے گئے ہیں - اور آسمان سے اترے ہیں - تا زمین والوں کی راہ سیدھی کریں - اب علم وہی ہے - جو حضور کے مبارک لبوں پر جاری ہوتا ہے - جو کچھ اس کے خلاف ہے - وہ سراسر جہل اور گمراہی ہے - ہم صدق دل سے عرض کرتے ہیں - کہ ہم حضور انور کے ارشاد کے ماتحت دل سے دعائیں کرتے ہیں - کہ اللہ تعالےٰ گورنمنٹ برطانیہ کی مشکلات دُور کرے - اور ان کو فتح دے - اور ہم ہر جانی - مالی - قلمی اور لسانی خدمت کے لئے تیار ہیں - خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں کی گورنمنٹ گواہی دے سکتی ہے - کہ ہم نے حکام کے ساتھ ہر ممکن طریق سے تعاون کیا ہے - بعض مضامین لکھ کر - نیز پبلک جلسے کرکے اور تقادیر براڈ کاسٹ کرکے لوگوں کو گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور امداد کی تلقین کی ہے جنگ کے ابتداء میں ہی یہاں سے کئی احمدی نوجوان فوج میں بھرتی ہو گئے - اور کئی ایک نے رضاکار بن کر ... بھی ... ایک نے زخمی میں محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت نیروبی بھی شامل ہے) اپنی خدمات تحریری طور پر من حیث الجماعت گورنمنٹ کو پیش کر دیں - کہ گورنمنٹ ہم سے جو کام لینا چاہے ہم تیار ہیں - اور جہاں بھیجنا چاہے - وہاں جانے کو بخوشی آمادہ - محترمی حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب نے ایک پبلک لیکچر بھی دیا - جس کا خلاصہ یہاں کے انگریزی اخبار ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نے معہ ان کے فوٹو کے شائع کیا - سیّد عبدالرزاق شاہ صاحب اور ملک عبدالقادر صاحب نے اپنی خدمات بطور سپیشل پولیس آفیسر پیش کر دیں - اور جب حکام نے سیّد عبدالرزاق شاہ صاحب کو الاؤنس دینا چاہا تو انہوں نے اپنی خدمات کا کوئی معاوضہ لینے سے انکار کر دیا - اور کہا - کہ میں یہ خدمات آنریری طور پر کرنا چاہتا ہوں - اس پر ان کے افسران نے کہا - کہ وہ الاؤنس قاعدہ کے مطابق ضرور دینگے - البتہ وہ جنگ کی امداد میں علیحدہ طور پر بطور عطیہ دے سکتے ہیں - چنانچہ ایسا ہی کیا گیا -

ہم حضور کا یہ خطبہ بھی عنقریب ہندوستانیوں کی رہنمائی کے لئے براڈکاسٹ کر رہے ہیں - اور افسر متعلقہ نے بخوشی اس بات کی اجازت دے دی ہے - ہم نے یہ بھی بعض افسران پر واضح کر دیا ہے - کہ ہم گورنمنٹ کی وفاداری اپنا مذہبی فرض سمجھ کر کرتے ہیں - کیونکہ یہ ہمارے مقدس امام کا حکم ہے - نہ کہ کسی دُنیوی منفعت یا انعام کی غرض سے - اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور حضور کی کامل اتباع کی توفیق بخشے - آمین"

(خاکسار محمد شریف سکریٹری تبلیغ نیروبی)

درخواست دُعاء

میرا بھائی عزیز محمد یوسف پرواز سلمہ اللہ تعالےٰ بسلسلہ فوجی ملازمت سمندر پار عراق میں متعیم ہے - احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے - کہ دردِ دل سے دعا فرمادیں خداوند کریم عزیز کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ہر شر سے محفوظ رکھے بخیریت قیام اور بخیریت واپسی ہو

امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم بنت محمد یاسین صاحب تاجر کتب قادیان

اعلان برائے مردم شماری جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ کی مردم شماری کے لئے ایک عرصہ سے فارم ہائے مردم شماری جماعتوں کو بھیجے جا چکے ہیں - اس کے علاوہ کئی یاد دہانیاں ہو چکی ہیں - اور اخبار "الفضل" میں متعدد مرتبہ اعلان کرائے جا چکے ہیں - لیکن افسوس ہے کہ تاحال مندرجہ ذیل جماعتوں کے فارم بعد تکمیل واپس نہیں آئے - اسلئے ہمارا یہ کام مکمل نہیں ہو سکا - نمونہ فارم اخبار الفضل مورخہ ۲ر اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے - اس کے مطابق فارم ہائے مکمل ہو کر پندرہ یوم کے اندر آنے ضروری ہیں - اب اگر کسی جماعت کی طرف سے کوتاہی ہوئی تو اس کے خلاف صدر انجمن احمدیہ میں رپورٹ پیش کی جائیگی - یہ ایک نہایت اہم کام ہے - عہدیداران جماعتہائے احمدیہ خاص توجہ کریں - تاکہ مزید یاد دہانی کی ضرورت پیش نہ آئے -

ناظر امور عامہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے فارم مردم شماری نہیں آئے

چک سکندر - بیاس - کوٹ محمد امیر - للیانی - فیروز والا - تلونڈی کھجور والی - کولو تارڑ - تونیکی سہلو کی چٹھہ - مانگٹ - کامونکے - رہتاس - کرال ستان - چک جھمبور ۱۱۷ - چک $\frac{۶}{۵۸}$ کالا خطائی - بھرت چک ۴۳۸ - چک ۲۸۵ - چک ۶۴۸ کوٹ غلام محمد - چک ۹۱ چک ۳۲۰ - چک $\frac{۳۱}{ج ب}$ - ماموں کانجن - گھوڑیالہ والہ - جھیوکہ - چک ۳۷ - شاہ پور صدر - چاہ بوگمیوالہ - بھابڑہ - کوٹ کوڑا - گوروال بھڑتانہ - لوبک والی - مالو کے تتلے نارووال دھرگ میانہ - سیڈ ہرالہ - ڈچھی کوٹلی لوہاراں - احمد پور - پنجند - کنڈیاں - کوٹ قیصرانی - بستی مندرانی - ایبٹ آباد - چار سدہ - لنڈی کوتل - پاڑہ چنار - دہاڑ منڈی - چک $\frac{۹۳}{۹-R}$ جلہ ارائیاں - چک $\frac{۵۶}{۴-R}$ - چک $\frac{۱۸۵}{۱۰-R}$ - اوکاڑہ - نور شاہ - سکھانار - بہرام بھاگو رائیں - سرشت پور - بہرام پور - عالم پور کنگنہ - ملود - رائے کوٹ - چنگن - جگراؤں - شیر پور خورد - کنوڑ - ہربنس پورہ - اشرپور - کرنال - محمود پور - شاہ آباد - کلانور رہتک - کانپور - حاجی پور - انام پور - لوہانہ - سیوسیاں - راجوری - بھمبر - گوئی میرپور - مرزا فارم - چک ۲۰۰ - گوٹھ رویناں - بیلو کرناہ - ٹانوری - دیہہ صاحب خان صوبو ڈیرہ - نورٹ سنڈیمین - علی گڑھ - سہارنپور - ڈیرہ دون - مراد آباد - رام پور سکرا - سماندھن - امروہہ - نگریا بہار - بالسیر - کوڈاپلی - چینا - جنڈدارہ - رانچی - پیر پیک شاہ - ٹاٹا کنڈی - کشور گنج - بوگا پاٹا - تیرہ گھاٹی - مولوی باڑہ - سرائیل - نثائی - کرم پور - کہروڑا - تارو - برہمن بڑیہ - احمدی پاڑہ - خودرا - بھانت پور بہرام پور - سنگ پور - زیج پور - بگوڑہ - ماری سنڈ - ٹاٹا نگر - ویرد گڑھ - ڈھاکہ -

گوردا - نندھ گڑھ - دوارکا - احمد آباد - جبل پور - رائے ونڈ - گڑیالہ والہ - احمدی پورہ - چک $\frac{۲۳}{۸-L}$ - لوہیاں - حزب دیال بلھو وال - چک رکھیرا ... متھرا - ... - ناگ پور خاص - Yarora - بھوپال - انچولی - کیرنگ - جلپائی گوڑی

اطفال احمدیہ کا امتحان ۲۰ر جون کو ہوگا

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے - گیارہ سے پندرہ سال کے اطفال احمدیہ کے امتحان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (پہلے ۴۸ صفحے) کیلئے ۲۰ر جون ۱۹۴۱ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے - قواد احباب اور زعمائے کرام سے درخواست ہے - کہ وہ امتحان کے لئے بچوں کو تیاری کروانے کا اہتمام فرمادیں - نیز امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام بمعہ ولدیت و ایک پیسہ فی کس فیس امتحان جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں - چونکہ وقت کم ہے - اسلئے فوری توجہ کی ضرورت ہے -

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقرر سکرٹری مال

آئندہ کیلئے جماعت احمدیہ سنکوہا کیلئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ ان سے تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

رسالہ "توضیح مرام" کی قیمت ۲/ روپے

"الفضل" ۲۸ رمئی میں جو فہرست لٹریچر صیغہ نشرواشاعت شائع ہوئی تھی۔ اس میں رسالہ توضیح مرام کی قیمت ۴/ فی رسالہ غلطی سے چھپ گئی ہے۔ اصل میں قیمت ۲/ فی رسالہ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ مہتمم نشرواشاعت

آفات گرما

موسم گرما کے آغاز ہی سے ضعف جگر۔ حبس۔ کمی خون۔ دل کی دھڑکن۔ ورم ہاتھ پاؤں۔ جلن سینہ۔ استسقاء۔ ورم طحال۔ گاہے شدید قبض۔ گاہے دست۔ وغیرہ بے شمار امراض ماہ نومبر تک بلائے بے درماں کی مانند گلے کا ہار رہتی ہیں۔ سو فیصدی مجرب دوا تریاق معدہ و جگر نیم جان مریضوں کیلئے پیام حیات ہے۔ تین ہفتہ کی دوا قیمت تین روپے۔

مطب طب شعوری عمروالا ڈاکخانہ بھاگووالا ضلع گورداسپور

المطلوب

ایک گزیٹڈ افسر کی بالغ دختر کیلئے ایک ایسے مخلص احمدی نوجوان رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو صاحب روزگار اور اچھے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہو۔ راجپوت کو ترجیح دی جائیگی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کی جائے۔

م۔ ی۔ معرفت ایڈیٹر صاحب "الفضل" قادیان

ضرورت رشتہ

مجھے دیانت دار۔ خوش سیرت و صورت اور سلیقہ شعار رشتہ کی ضرورت ہے۔ اضلاع ملتان۔ لائل پور۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ قادیان۔ ریاست بہاولپور کے دیہاتی رشتہ کو ترجیح دی جائیگی۔ میری عمر ۴۸ سال ہے۔ اس وقت قابل پرورش میرا ایک لڑکا بعمر ۴½ سال ہے۔ باقی اولاد شادی شدہ ہے۔ ضرورتمند دوست پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔

محمد حیات خان احمدی کلرک کورٹ آف وارڈس مترو اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص مترو ضلع ملتان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ اول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چودھری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر درجہ دوم

منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات (پنجاب)

دعوی یا اپیل دیوانی ۴۳ سال ۱۹۴۱ء

کاشی رام ولد لکھمیداس قوم اروڑہ ساکن پنڈی لالہ حال چک ۲ تحصیل پھالیہ بنام مسماۃ جیونددیوی زوجہ لدہامل۔ لدہامل ولد لکھاسنگھ۔ بھاگونتی زوجہ لدہامل اقوام اروڑہ سکنائے چک فتح شاہ۔ مہیاں سنگھ ولد لکھمیداس قوم اروڑہ ساکن حال یاردی ریاست کوٹھہ راجپوتانہ ارجن سنگھ ولد لکھمیداس قوم اروڑہ ساکن حال رام گنج منڈی ریاست کوٹھہ راجپوتانہ

دعوے استقراریہ مکان۔ مہیاں سنگھ ولد لکھمیداس قوم اروڑہ حال یاردی ریاست کوٹھہ راجپوتانہ۔ ارجن سنگھ ولد لکھمیداس قوم اروڑہ ساکن حال رام گنج منڈی ریاست کوٹھہ راجپوتانہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی۔ مہیاں سنگھ۔ ارجن سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مہیاں سنگھ۔ ارجن سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مہیاں سنگھ ارجن سنگھ مذکور تاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۹۴۱ء کو بمقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ ۲۴ ماہ مئی ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

کمل بہی کھاتہ

بغیر مدد دیگرے سکھانے والی کتب تفہیم حساب اردو ۳۰۰ صفحات ۱۴/ گورمکھی عہ/ ہندی ۱۲/ شارح تجارت اردو ۷۰۰ صفحات ۱۲/ محصول ۸/

مینجر انڈینز اکاؤنٹینسی کالج کٹڑہ دولو امرتسر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور اور کالکا کے درمیان ۱۲۔ ڈاؤن/ ۱۳ اپ شملہ میل اور ۱۴۔ ڈاؤن/ ۱۱۔ اپ شملہ میل کے ساتھ ہفتہ میں تین بار چلنے والی ایئرکنڈیشنڈ کوچ مندرجہ ذیل تاریخوں سے منسوخ کردی جائیں گی۔

لاہور سے ۱۷۔ جون ۱۹۴۱ء کو

کالکا سے ۱۸۔ جون ۱۹۴۱ء کو

لاہور کے لئے ۱۴ جون اور کالکا کے لئے ۱۵ جون آخری تاریخیں ہونگی۔ جبکہ یہ سروس ہوگی۔

جنرل مینجر

ڈلہوزی کا گرمائی مستقر

لاہور اور امرتسر سے

ششماہی ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی قیمت

	درجہ اول (روپے — آنے)	درجہ دوم (روپے — آنے)	درمیانہ درجہ (روپے — آنے)
لاہور	۹ — ۲۹	۹ — ۱۹	۸ — ۸
امرتسر	۰ — ۲۳	۵ — ۱۶	۴ — ۷

سڑک کے سفر میں مسافروں کا حادثات کے متعلق بیمہ کیا جاتا ہے

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن یکم جون۔ یہ خبر صحیح نہیں۔ کہ عراق کے کمسن بادشاہ ملک فیصل بھی رشید علی کے ہمراہ ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔ وہ بغداد میں ہی ہیں۔

انقرہ یکم جون۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ موصل کے رقبہ میں جرمنوں کی تعداد کافی ہے۔ اور وہ غالباً عراق میں شورش بپا کرنے کی کوشش کریں گے۔ دیگر عرب ممالک میں بھی ان کی تعداد کافی ہے۔

لنڈن یکم جون۔ جرمنی اور سپین میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے رو سے سپین جرمن کارخانوں میں کام کرنے کے لئے مزدور مہیا کرے گا۔ اور جرمنی اسے کاریگر دیگا

لنڈن یکم جون۔ ارشل پیٹان ہٹلر اور مسولینی میں گذشتہ کئی روز سے گفت وشنید ہو رہی ہے۔ ایڈمرل ڈرلان نے مسولینی سے بھی ملاقات کی فرانس کے لوگ ان ملاقاتوں سے بالکل بے خبر ہیں۔

جرسی سٹی یکم جون۔ کل رات ریلوے یارڈ میں خوفناک آگ لگ گئی جس سے اناج کے آٹھ آٹھ منزلہ دو ذخائر برباد ہو گئے۔ ان کا کچھ حصہ برطانیہ بھی جانے والا تھا۔ کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جرمنوں کی کارستانی ہے۔ کئی جرمنوں کی طرف سے ٹیلیفون پر امریکن حکام کو یہ دھمکی دی جا رہی تھی۔ کہ میموریل ڈے کی تقریب پر آگ لگا دی جائے گی۔

واشنگٹن یکم جون۔ اہل امریکہ سے استصواب کیا گیا تھا۔ کہ آیا یہ بہتر ہے کہ برطانیہ ہتھیار ڈال دے۔ یا یہ کہ امریکہ جنگ میں شریک ہو جائے۔ ۶۲ فیصدی لوگوں نے یہ رائے دی۔ کہ امریکہ کو جنگ میں شامل ہونا چاہیئے

انقرہ یکم جون۔ ترکش گرانڈ نیشنل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جب تک ہم پر حملہ نہ ہو۔ ہم غیر جانبدار رہیں گے۔ اور دوسری حکومتوں کے ساتھ معاہدات کی پوری پابندی کریں گے۔

لنڈن یکم جون۔ برطانیہ کے طیاروں نے آج پھر فرانسیسی بندرگاہ ٹیونس میں ایک اطالوی جہاز پر بمباری کی جس سے جہاز کو آگ لگ گئی۔

لنڈن ۲ جون۔ کولمبیا براڈ کاسٹنگ نے انقرہ کی ایک اطلاع کی بناء پر کہا ہے کہ جرمن فوجوں کا ایک دستہ سامان لے جانے والے جہاز میں شام پہونچ گیا ہے اس کے ساتھ تیز رفتار مسلح گاڑیاں ہیں

لنڈن ۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کریٹ میں برطانی افواج کے کمانڈر انچیف زندہ اور اپنی فوجوں کے ساتھ ہیں۔

لنڈن ۲ جون۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے آج ایک بیان میں کہا کہ کریٹ میں آسٹریلین فوجوں کو جو نقصان پہونچا ہے۔ اس کی اطلاع ابھی نہیں مل سکی۔ پوری خبر ملنے پر بیان شائع کر دیا جائے گا۔

قاہرہ ۲ جون۔ کریٹ سے واپس آنے والے برطانی افسروں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم کریٹ میں بڑی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار تھے۔ مگر جب دیکھا۔ کہ حد سے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ تو اس جزیرہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا گیا۔

قاہرہ ۲ جون۔ ایبے سینیا میں محب وطن فوجوں نے گونڈال جانے والی سڑک پر ایک جگہ قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۲ جون۔ کل رات برطانیہ پر ہوائی حملہ میں دشمن کے دو بمبار گرائے گئے۔ ایک فرانسیسی کنارے کے پاس تباہ کیا گیا۔ شمال مشرقی علاقے میں کچھ بم گرائے گئے۔ مانچسٹر پر بھی حملہ ہوا جس سے بعض جگہ آگ لگ گئی۔ تھوڑا بہت نقصان بھی ہوا۔ دور دراز میں بھی کہیں کہیں بم گرے۔ مگر بہت کم نقصان ہوا۔ سولہ راتوں کے بعد کل پھر لنڈن میں ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی بم نہ گرا۔ اگست ۱۹۴۰ء میں برطانیہ پر زور سے حملے شروع ہوئے تھے اور اسکے بعد لنڈن پر کسی مہینہ میں اتنے کم حملے نہ ہوئے جتنے مئی میں ہوئے۔

لنڈن ۲ جون۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کا سالانہ جلسہ مسٹر جے واکر کی صدارت میں ہوا۔ صاحب صدر نے کہا۔ کہ گذشتہ سال ہماری پارٹی نے وزارت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ یہ فیصلہ ٹھیک تھا۔ برطانی مزدور جرمنوں پر کامل فتح پانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ نازی نظام کو کچل دیا جائے

بمبئی ۲ جون۔ یہاں فرقہ وارانہ کشیدگی تاحال باقی ہے۔ آج بھی کئی جگہ جھگڑا ہوا۔ اس وجہ سے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ گرمیوں کی تعطیلات کے بعد سکول اور کالج ابھی نہ کھولے جائیں۔

لاہور ۲ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ دس یا دس سے زیادہ آدمیوں کے گروہ میں کوئی شخص ہتھیار لے کر نہ چلے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ لوگوں کی جائز سرگرمیوں میں رکاوٹ نہ پیدا ہو۔

شملہ ۲ جون۔ آج یہاں حکومت ہند اور حکومت بنگال کے نمائندوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں غالباً ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات پر بحث کی گئی۔

علیگڈھ ۲ جون۔ آج یہاں آل انڈیا سکھ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے کہا۔ کہ اپنے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی خدمت سرانجام دینا سکھ دھرم کے اصول کے خلاف ہے۔ گاندھی جی نے عدم تشدد کا اصول پیش کر کے لوگوں کو غلط رستہ پر ڈال دیا ہے

لنڈن ۲ جون۔ آج کنیڈا میں سات کروڑ پونڈ کا جیت کا قرضہ جاری کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر مسٹر چرچل اور کنیڈا کے وزیر اعظم میں پیغامات کا تبادلہ ہوا۔ مسٹر چرچل نے پیغام میں کہا کہ سب لوگ مانتے ہیں۔ کہ برطانیہ ضرور اس جنگ کو جیت لے گا۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میری قوم نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ خواہ جنگ کتنی لمبی ہو۔ وہ برطانیہ کو ہر ممکن امداد بہم پہونچاتی رہے گی۔

لنڈن ۲ جون۔ اب انتظام کیا گیا ہے۔ کہ رومانیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری میں رہنے والوں کو بھی انڈین ریڈ کراس پوسٹل سروس کے ذریعہ پیغامات بھیجے جا سکتے ہیں۔

قاہرہ ۲ جون۔ افریقہ میں ہماری فوجیں بڑی سرگرمی دکھا رہی ہیں۔ فرانس کی بندرگاہ ٹیونس میں کھڑے ہوئے ایک اطالوی جہاز پر بمباری کی خبر پہلے دی جا چکی ہے۔ بم اس جہاز پر لگے۔ اور دھوئیں کے بادل اٹھتے دیکھے گئے۔ لیبیا میں دشمن کے اڈے بن غازی پر بھی کامیاب حملے کئے گئے۔ جنوبی افریقہ میں ہمارے بمبار بچی کھچی اطالوی فوج کو برابر نقصان پہونچا رہے ہیں۔ گنڈی کے پاس دشمن کی فوجی لاریوں کے دستوں اور عمارتوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اور بہت نقصان پہنچایا گیا۔

قاہرہ ۲ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کریٹ سے فوجوں کی واپسی کے وقت ہمارے ہوائی جہازوں نے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ جب جنگی جہاز فوجوں کو واپس لا رہے تھے۔ تو یہ تمام وقت سارے رستہ پر نگرانی کرتے رہے۔ جرمن غوطہ خور بمبار شدت کے حملے کرتے رہے۔ مگر ان کی کوئی پیش نہ جا سکی۔ بلکہ ان کو بہت نقصان پہونچا۔ صرف شنبہ کے روز سات جرمن غوطہ خور بمبار گرائے گئے

لنڈن ۲ جون۔ کریٹ سے برطانی فوجوں کی واپسی پر رائے زنی کرتے ہوئے برطانی اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ گو کریٹ کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ ہمیں وہاں بے حد مشکلات کا سامنا تھا۔ اس لڑائی نے ہمیں یہ سبق سکھایا ہے۔ کہ ہمیں کثرت کے ساتھ سامان جنگ تیار کرنا چاہیئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان دارالامان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی